

# حجیت حدیث

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)

(۲)

(از جناب مولانا احمد اللہ صاحب دہلوی شیخ الحدیث رحمانیہ)

دوسری آیت کریمہ حدیث کے حجیت ہونے پر یہ ہے۔ احل لکم لیلۃ الصیام الرفت الی نسا نکم من لباس لکم ولا نتم لباس من علمنا الله انکم تمختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشر وھن وابتغوا ما کتب الله لکم وکلوا واشربوا حتی ینبین لکم الخیط الابيض من الخیط الاسود من الفجر ۱ الی حلال کیا گیا تمہارے لئے (اسے مومنوں) روزے کی راتوں میں بیویوں سے صحبت کرنا وہ ستر نہیں تمہارے لئے اور تم ستر ہو ان کے لئے اللہ نے جان لیا تمہاری خیانتوں کو اپنے نفسوں کے ساتھ۔ رجوع ہوا تم پر رحمت کے ساتھ اور معاف کر دیا تمہارے (خطا تمہاری) سواب بلوی بیویوں سے اور طلب کے جو کچھ تم کو اللہ نے لکھ دیا۔ اور کھاتے رہو۔ اور چیتے رہو یہاں تک کہ کھل جاوے تا کا سفید تا کہ سیاہ سے یعنی صبح روشن ہو جاوے۔

ابتداء اسلام میں روزہ رمضان کی فرضیت جو وقت ہوئی دن رات روزہ رکھنا فرض تھا۔ مغرب سے عشاء تک کھانا پینا اور بی بی سے صحبت کرنا درست تھا۔ اگر اس کے درمیان سو جانا تھا عشاء کے پہلے ہی سے روزہ رکھنا ہوتا تھا اس آیت کریمہ سے پہلا حکم نسخ ہو گیا اب مغرب سے صبح صادق تک کھانا پینا بی بی سے ملنا درست ہو گیا۔ دن رات روزہ رکھنے کا حکم کس آیت سے ہوا تھا جس کا نسخ آیت مذکورہ سے ہوا منکرین حدیث سے اس آیت قرآنی کا مطالبہ ہے منہ چڑھانے کے ہوا اسکا کیا جواب دے سکتے ہیں؟ اب عامل باحدیث سے سنو۔ یہ حکم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا جسکو علماء کے اصطلاح میں وحی غیر متلو کہتے ہیں علاوہ قرآن کے دوسری قسم کی وحی الہی کا ثبوت ہوا۔

عن ابی ہریرۃ فی قول الله تعالی احل لکم لیلۃ الصیام الرفت الی نسا نکم من لباس لکم ولا نتم لباس من علمنا الله انکم تمختانون انفسکم اور فالان باشر وھن وابتغوا ما کتب الله لکم وکلوا واشربوا حتی ینبین لکم الخیط الابيض من الخیط الاسود من الفجر ۱ الی حلال کیا گیا تمہارے لئے (اسے مومنوں) روزے کی راتوں میں بیویوں سے صحبت کرنا وہ ستر نہیں تمہارے لئے اور تم ستر ہو ان کے لئے اللہ نے جان لیا تمہاری خیانتوں کو اپنے نفسوں کے ساتھ۔ رجوع ہوا تم پر رحمت کے ساتھ اور معاف کر دیا تمہارے (خطا تمہاری) سواب بلوی بیویوں سے اور طلب کے جو کچھ تم کو اللہ نے لکھ دیا۔ اور کھاتے رہو۔ اور چیتے رہو یہاں تک کہ کھل جاوے تا کا سفید تا کہ سیاہ سے یعنی صبح روشن ہو جاوے۔

بن خطاب اپنے بی بی سے بعد نماز عشاء کے مصاحب ہوئے اس پر آیت مذکورہ کا نزول ہوا۔ احادیث کثیرہ صحیح بخاری وغیرہ تفسیر حافظ ابن کثیر وغیرہ میں اسکا بیان ہے۔ کہ دن رات روزہ رکھنے کا حکم الہی تھا مغرب عشاء کے درمیان کھانے پینے کی اجازت تھی۔ لفظ احل میں اور علم الله انکم تمختانون انفسکم اور فالان باشر وھن وابتغوا ما کتب الله لکم وکلوا واشربوا حتی ینبین لکم الخیط الابيض من الخیط الاسود من الفجر ۱ الی حلال کیا گیا تمہارے لئے (اسے مومنوں) روزے کی راتوں میں بیویوں سے صحبت کرنا وہ ستر نہیں تمہارے لئے اور تم ستر ہو ان کے لئے اللہ نے جان لیا تمہاری خیانتوں کو اپنے نفسوں کے ساتھ۔ رجوع ہوا تم پر رحمت کے ساتھ اور معاف کر دیا تمہارے (خطا تمہاری) سواب بلوی بیویوں سے اور طلب کے جو کچھ تم کو اللہ نے لکھ دیا۔ اور کھاتے رہو۔ اور چیتے رہو یہاں تک کہ کھل جاوے تا کا سفید تا کہ سیاہ سے یعنی صبح روشن ہو جاوے۔

ذک باھم قوم لا یعقلون۔ سورہ بقرہ۔ فرمایا اللہ پاک نے اور جب آذان دیتے ہوئے مسلمانوں! نماز کے لئے

بناتے ہیں (کا فرہودی) منسی اور ہوجب بے شک یہ قوم نادان ہیں جس اذان کا ذکر قرآن میں ہے اس اذان کو منکرین حدیث قرآن سے ثابت کریں۔ اس اذان کو بذریعہ قرآن کے منکرین حدیث ہرگز قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔ اسکا حکم بذریعہ حدیث رسول اللہ ہوا اور سنتی الفاظ بھی عراحتہ حدیث میں وارد ہیں۔

چونکہ آیت کریمہ یا ایہا الذین امنوا اذواذی للصلوة من یوم الحجۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیوع الا یہ سورہ جمعہ۔ فرمایا اللہ پاک نے اسے ایمان والوجوب اذان ہی جاوے جمعہ کے دن جلدی آؤ ذکر اللہ (نماز جمعہ و غلبہ کیلئے) اور نزدیک و فرودخت (کار بار دنیا) ترک کرو۔ اذان جمعہ کے دن کی قرآن سے منکرین حدیث ثابت کریں اور اسکا ثبوت ان کی قدرت میں نہیں۔ اذان جمعہ کا ثبوت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے الفاظ مخصوصہ کے ساتھ وحی الہی کی رقم ثابت ہوئی ایک متلو قرآن شریف دوسری وحی غیر متلو حدیث اب منکرین حدیث کو کوئی چارہ نہیں کہ حدیث رسول اللہ کو تسلیم کریں۔ یا اذان تکبیر نماز پنجگانہ اور جمعہ میں ترک کر دیں۔ محترَب دین پر اللہ پاک کی لعنت ہو دنیا آخرت میں۔ منکرین حدیث کے خیال کے مطابق اذان تکبیر یعنی اقامت بھی رخصت ہوئی۔

اگر منکرین حدیث تعامل کا سہارا کریں گے تو اسکا جواب پہلے تسطوں میں گذر چکا یعنی اس تعامل کی بنیاد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ قرآنی آیت پر۔ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے وہاں یطلق عن الموی ان ہوا لا وحی یوحی آیت قرآنی شاہد ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ یہ نبی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے نہیں کہتے۔ نہیں ہے وہ مگر وحی جو نازل کی جاتی ہے۔

پانچویں آیت کریمہ۔ قال اللہ تعالیٰ۔ واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ الا یہ۔ سورہ نسا۔ ارشاد باری ہے۔ جب زمین پر چلو یعنی سفر کرو۔ سو تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں یہ کہ قصر کرو تم نماز میں۔ چار رکعت والی نماز فرض میں قصر کرنے کی اجازت ہے یعنی ظہر عصر عشاء کی نماز میں چار کو دو رکعت پڑھنا چاہئے۔ مغرب کی نماز میں قصر نہیں۔ فجر کی دو رکعت ہے اس میں بھی قصر نہیں اسکا بیان بذریعہ وحی الہی کے ہے یعنی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ چار رکعت کا حکم بذریعہ وحی الہی ہوا تھا تین نمازوں میں ظہر عصر عشاء کی آیت قرآن میں تعداد رکعات کا بیان نہیں منکرین حدیث قرآن سے تعداد رکعات ثابت کریں اور پھر یہ ثابت کریں کہ اتنے عدد سے اس قدر کم کرنے کا حکم الہی ہے اور یہ ان کے امکان و وسعت سے خارج ہے۔ دین کی تحزیب کے سوا ان کا کوئی مقصد ہی نہیں۔

چھٹی آیت کریمہ حدیث کے حجت الہی ہونے پر یہ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واذا کنت فیہم فاقم لہم الصلوٰۃ فلتقم طائفة منہم معک ولیاخذوا اسلحتہم فاذا سجدوا فلیکونوا من ذرئکم ولتات طائفة اخرى لم یصلوا فلیصلوا معک ولیاخذوا اسلحتہم الا یہ۔ فرمایا اللہ پاک نے اور جو وقت تو اسے نبی! ان لوگوں میں رہے (موقع جنگ میں) سو نماز ٹھیک کر اور درست کر ان (مجاہدین) کیلئے سوچا ہے کہ ایک گروہ ان میں سے تیرے ساتھ (نماز میں ہو) اور لئے رہیں تمہارا اپنے (تلوار نیزہ وغیرہ) سو جو وقت یہ لوگ سبہ کریوں چلے جاویں دشمن کے مقابل میں اور دوسرا گروہ (مجاہدین) کا جو مقابلہ میں تھا آجادے

جنہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ سونا پڑھیں تیرے ساتھ اور لئے رہیں بچاؤ اپنا ہتھیار وغیرہ (نماز کی حالت میں)۔  
 بحث طلبیات ہے۔ یہ صلوة الخوف ہے۔ کتنی رکعت پہلی جماعت نماز پڑھے۔ اور دوسری جماعت کس قدر  
 پڑھے اسکا قرآن میں بیان نہیں حدیث رسول اللہ اس کو بیان کرتی ہے۔ متعدد صورتیں صلوة الخوف کی احادیث میں  
 وارد ہوئیں ہیں اسی طرح پڑھنا چاہئے دوسری قسم وحی الہی غیر متلو ثابت ہوئی اسکا اٹکا روی شخص کرے گا جو شریعت الہی  
 میں بصیرت نہیں۔ فرمایا اللہ پاک نے ولکن تعسی القلوب الی فی الصدورہ ولکن ان کے دل اندر سے  
 ہیں جو سینوں میں ہیں۔

تفسیر فتح البیان میں ہے ولم یبین فی الآیۃ الکریمۃ کم فصلی کل طائفة من الطائفین و  
 قد وردت صلوة الخوف فی السنۃ المطہرہ علی الخفاء مختلفہ وصفات متعدده وکلمہا  
 صحیحۃ ہجرتیۃ من فعل واحدہ منہا فقد فعل ما امر بہ آیت کریمہ میں اس کا بیان نہیں کس قدر  
 ہر ایک طائفہ نماز خوف کی پڑھے سنت مطہرہ میں صلوة الخوف کا بیان کئی طرح سے ہے اور ہر ایک صحیح ہے جس  
 طریقہ سے سنت کے مطابق نماز خوف ادا کر لیا حکم الہی کا عامل ہوا۔

ساتویں آیت کریمہ حدیث کے تحت ہونے پر یہ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ  
 تحسبونہم باذنہ حتی اذا فتلتہم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد اذ اکرما تحبون الایہ۔ سورہ  
 آل عمران۔ فرماتا ہے اللہ پاک اسے مومنوں! اللہ نے بیشک اپنے وعدہ (فتح احد) کو سچ کر دیا تھا۔ جو وقت ان کو کفاروں  
 (کو) حکم الہی سے (تم) قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ تم بڑولے ہو گئے۔ اور نافرمانی کی تم نے امر (رسول میں) اس کے بعد  
 کہ دکھا دیا تھا تم کو جو کچھ محبوب رکھتے تھے اس فتح احد وعدہ کا بیان بظاہر آیت کریمہ میں نہیں حدیث رسول اللہ  
 وحی غیر متلو سے وعدہ ہوا تھا نافرمانی سے مراد یہ ہے کہ آپ نے درہ احد پر پچاس صحابہ کو مع سردار کے متعین کر دیا تھا  
 صحابہ کرام سے لغزش ہوئی مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے۔ رسول اللہ کی نافرمانی کی آپ نے فرمایا تھا کہ اس مرکز کو ترک  
 نہ کرنا جب تک میرا یہ سبھی حکم تم کو دہو۔ آخر کار حکم رسول پر عمل نہ کیا۔ شکست کا رخ دیکھنا پڑا۔ لیجئے! قرآن کے علاوہ  
 دوسری چیز یعنی حدیث رسول واجب العمل بانہی پڑی۔ (باقی آئندہ)

معلیمی اعلان

دارالحدیث رحمانیہ میں ۱۰ شعبان سے سالانہ تعطیل ہوگئی ہے اگر طلبہ و مدرسین مکان جا چکے ہیں۔  
 دو ماہ کے بعد ۱۰ ارشوال سے دارالحدیث کھلے گا۔ اور پندرہ شوال سے تعلیم شروع ہو جائیگی۔ ان تمام  
 جدید طلبہ کو جو اس عالی شان درس گاہ میں آنا چاہیں اور تمام اخراجات سے بے نیاز ہو کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں یہ اطلاع دی جاتی ہے  
 کہ ۱۰ ارشوال سے داخلہ شروع ہو جائیگا۔ لہذا وہ اس وقت تک یا زیادہ سے زیادہ پورے شوال کے مہینہ میں آجائیں۔ شوال کے بعد داخلہ  
 قطعی بند رہیگا۔ قدیم طلبہ کیلئے لازم ہے کہ پندرہ شوال تک حاضر ہو جائیں ورنہ ۱۰ ارشوال گذرنے کے بعد بلا اندر سموع کوئی قدیم طالب علم  
 دارالحدیث میں رہنے کا مستحق نہ ہوگا۔